

Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

فصل اول: ايثار < Home

```
﴾و يطعمون الطعام على حبه مسكينا و يتيما و اسيرا ، انما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزاءً اولا شكورا
سوره دېر )
9
)_
﴾ و يوثرون علىٰ انفسهم و لو كان بهم خصاصه و من يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون﴿
سوره حشر)
9
)
549
۔ ابن
!عباس
حسن (ع) وحسین (ع) بیمار ہوئے تو رسول اکرم ایک جماعت کے ساتھ عیادت کے لئے آئے اور فرمایا یا اباالحسن! اگر
تم اپنے بچوں کیے لئے کوئی نذرکرلیتے؟ یہ سن کر علی (ع) ، فاطمہ (ع) و فضہ (کنیز خانہ) سب نے نذر کرلی کہ اگر بچہ
صحتیاب ہوگئے تو تین دن روزہ رکھیں گے۔
خدا کیے فضل سے بچے صحتیاب ہوگئے لیکن گھر میں روزہ کیلئے کوئی سامان نہ تھا تو حضرت علی (ع) شمعون یہودی
کے یہاں سے تین صباع جو قرض لے آئے اور فاطمہ (ع) نے ایک صاع پیس کر
5
روٹیاں تیار کیں۔
ابھی افطار کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ ایک سائل نے آواز دی۔ اہلبیت محمد! تم پر میرا سلام، میں مسلمانوں کے مساکین
میں سے ایک مسکین ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ، خدا
تمهیں دستر خوان جنت سے سیر کرے گا، سب نے ایثار کرکے روٹیاں اس کے حوالہ کردیں اور پانی سے افطار کرلیا۔
دوسرے دن پھر روزہ رکھا اور اسی طرح افطار کیے لئے بیٹھے تو ایک سائل نے سوال کرلیا اور روٹیاں اس کے حوالہ
کردیں، تیسرے دن پھر یہی صورت حال پیش آئی۔
اب جو چوٹھے دن حضرت علی (ع) بچوں کو لئے ہوئے پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ
بچے بھوک کی شدت سے بچہٴ پرند کی مانند کانپ رہے ہیں، یہ دیکھ کر آپ کو سخت تکلیف ہوئی اور بچوں کو لیے کر
خانہ فاطمہ (ع) میں آئے، دیکھا کہ فاطمہ (ع) محراب عبادت میں ہیں، لیکن فاقوں کی شدت سے شکم مبارک ییٹھ سے مل
گیاہے اور آنکھیں اندر کی طرف چلی گئی ہیں۔
یہ منظر دیکھ کر آپ کو مزید تکلیف ہوئی کہ جبریل امین آگئے اور سورہ دہر دیتے ہوئے کہا کہ یامحمد! مبارک ہو ،
پروردگار نے تمھارے اہلبیت (ع) کے لئے یہ تحفہ نازل فرمایاسے۔( کشاف
```

```
169
كشف الغمم،
ص
302
)_
550
۔ امام صادق (ع
)!
جناب فاطمہ (ع) کیے پاس کچھ جو تھا جس کا حلوہ تیار کیا اور جب سب گھر والے کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک مسکین
آگیا اور اس نے کہا کہ خدا آپ حضرات پر رحمت نازل کرے، حضرت علی (ع) نے ایک تہائی حلوہ اس کے حوالہ کردیا،
چند لمحوں میں ایک یتیہ آگیا اور آپ نے ایک تہائی اس کے حوالہ کردیا اس کے بعد ایک اسیر آگیا اور باقی ماندہ اس کے
حوالہ کردیا اور خود کچھ نہیں کھایا تو پروردگار نے ان کی شان میں یہ آیات نازل کردیں۔( مجمع البیان
10
ص
612
تفسیر قمی ،
2
ص
398
روایت عبداللم بن میمون قداح)۔
نوٹ: اس روایت سے اندازہ ہوتاہے کہ سورہ ٔ دہر کے نزول کے بعد بھی اہلبیت (ع) کا مستقل طریقہ رہاہے کہ یتیم و
مسکین و اسیر کو اپنے نفس پر مقدم کرتے رہے ہیں اور جب بھی یہ عمل انجام دیا ہے۔ سرکار دو عالم نے آیات دہر کی
تلاوت فرمائی سے نہ یہ کہ سورہ بار بار نازل ہوتا رہا سے۔ (جوادی)۔
551
(۔ امام (ع
إباقر
سورہ ٔ دہر کی شان نزول بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ " علی حبہ " سے مراد یہ ہے کہ انہیں خود بھی ضرورت تھی لیکن
اس کے باوجود مسکین و یتیم و اسیر کو مقدم کردیا اور خدا نے ان آیات کو نازل کردیا اور یاد رکھو کہ " انما نطعمکم لوجہ
اللہ ( ہم صرف رضائے الہی کے لئے کہلاتے ہیں اور نہ اس کی کوئی جزا چاہتے
ہیں اور نہ شکریہ) یہ قول اہلبیت (ع) نہیں ہے اور نہ ان کی زبان پر ایسے الفاظ آئے ہیں، یہ ان کے دل کی بات ہے جسے
پروردگار نے اپنی طرف سے واضح کردیا ہے اور ان کے ارادوں کی ترجمانی کردی ہے کہ یہ نہ جزا کی زحمت دینا
چاہتےے ہیں اور نہ شکریہ کی تعریف کیے خواستگار ہیں، یہ اپنے عمل کیے معاوضہ میں صرف رضائے الہی اور ثواب
آخرت کے طلب گار ہیں اور بس! ( امالی صدوق (ر) روایت سلمہ بن خالد ص
215
)_
552
۔ ابن
```

ص

```
!عباس
علی (ع) بن ابی طالب نیے ایک رات صبح تک باغ کی سینچائی کا کام انجام دیا اور معاوضہ میں کچھ جو لیے کر آئیے جس
کا ایک تہائی پیسا گیا اور حریرہ نام کی غذا تیار ہوئی کہ ایک مسکین نے آکر سوال کردیا اور سب نے اٹھاکر اس کے حوالہ
کردیا، پھر دوسرے تہائی کا حریرہ تیار کیا اور اس کا بتیم نے سوال کرلیا اور اسے بھی دیدیا، پھر تیسرے تہائی کا تیار کیا
اور اس کا اسیر نے سوال کرلیا تو اسے بھی اس کے حوالہ کردیا اور بھوک ہی کے عالم میں سارا دن گذار دیا۔( مجمع
البيان
10
ص
612
)_
بظاہر یہ بھی سورہ ٔ دہر کی ایک تطبیق ہے ورنہ تنزیل کی روایت ابن عباس ہی کی زبان سے اس سے پہلے نقل کی جاچکی
ہے، جوادی
553
۔ ابن
!عباس
يوثرون على انفسهم "
کی"
آیت علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن (ع) و حسین (ع) کی شان میں نازل ہوئی ہے
۔ (شواہد
التنزيل
2
ص
332
/
973
) _
554
!ابوېريره
ایک شخص رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی ، آپ نے ازواج کے گھر دریافت کرایا،
سب نے کہہ دیا کہ یہاں کچھ نہیں سے تو فرمایا کوئی سے جو آخر رات اسے سیر کرے؟ علی (ع) بن ابی طالب (ع) نے
فرمایا کہ میں حاضر ہوں۔! اور یہ کہہ کر خانہ ٔ زہرا (ع) میں آئے ، فرمایا دختر پیغمبر! آج گھر میں کیا ہے؟
فرمایا کہ بچوں کا کھانا ہے اور کچھ نہیں ہے... لیکن اس کے بعد بھی ہم ایثار کریں گے، چنانچہ بچوں کو سلادیا، چراغ
خانہ کو بجھا دیا اور آنے والے کو سارا کھانا کھلادیا۔
صبح کو پیغمبر اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا قصہ بیان کیا تو فوراً آیت کریمہ نازل ہوگئی " یوثرون علی
(انفسهم و لو كان بهم خصاصه ( امالي الطوسي (ر
185
/
```

309

```
تاویل الآیات الظاہرہ ص ،
653
، شواہد التنزیل ،
2
ص 331
/
972
، مناقب ابن شہر آشوب ،
2
ص 74
)-
555
ماما -
اباقر القرام ال
```

ایک دن رسول اکرم تشریف فرماتے تھے اور آپ کیے گرد اصحاب کا حلقہ تھا کہ حضرت علی (ع) ایک بوسیدہ چادر اوڑھ کر آگئے اور رسول اکرم کیے قریب بیٹھ گئے، آپ نیے تھوڑی دیران کیے چہرہ پر نگاہ کی اور اس کیے بعد آیت ایثار کی تلاوت کرکیے فرمایا کہ یاعلی (ع) تم ان ایثار کرنے والوں کیے رئیس ،امام اور سردار ہو۔

اس کیے بعد فرمایا کہ وہ لباس کیا ہوگیا جو میں نیے تم کو دیا تھا؟ عرض کی اصحاب میں سیے ایک فقیر آگیا اور اس نیے برہنگی کا شکوہ کیا تو میں نیے رحم کھاکر ایثار کیا اور لباس اس کیے حوالہ کردیا اور مجھیے یقین تھا کہ پروردگار مجھے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا۔

فرمایا تم نے سچ کہا ، ابھی جبریل نے یہ خبر دی ہے کہ پروردگار نے تمھارے لئے جنت میں ایک ریشم کا لباس تیار کرایاہے جس پر یاقوت اور زمرد کا رنگ چڑہا ہواہے اور یہ تمھاری سخاوت کا بہترین صلہ ہے جو تمھارے پروردگار نے دیا ہے کہ تم نے اس پرانی چادر پر قناعت کی ہے اور بہترین لباس سائل کے حوالہ کردیاہے، یا علی (ع) ! یہ تحف ٔ جنّت میارک ہو۔(تاویل الآیات الظاہرہ

255

روایت جابر بن یزید)۔

556

۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبیٰ کا بیان ہے کہ میں نے بعض کتب تفسیر میں دیکھا ہے کہ جب رسول اکرم نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علی (ع) کو مکہ میں یہ کہہ کر چھوڑدیا کہ انھیں سرکار کے قرضے ادا کرنا ہیں اور لوگوں کی امانتوں کو واپس کرناہے، اور اس عالم میں چلے گئے کہ سارا گھر مشرکین سے گھرا ہوا تھا اور حضور کا حکم تھا کہ علی (ع) چادر حضرمی اوڑھ کر بستر پر سوجائیں، انشاء اللہ پروردگار ہر شر سے محفوظ رکھے گا، چنانچہ آپ نے تعمیل ارشاد کی اور ادھر پروردگار نے جبریل و میکائیل سے کہاکہ میں نے تم دونوں کے درمیان برادری کا رشتہ قائم کردیاہے اور ایک کی عمر کو دوسرے سے زیادہ کردیا ہے اب بتاؤ کون اپنی زیادہ عمر کو اپنے بھائی پر قربان کرسکتاہے؛ جس پر دونوں نے زندہ رہنے کو پسند کیا تو پروردگار نے فرمایا کہ تم لوگ علی (ع) جیسے کیوں نہیں ہوجاتے ہو، دیکھؤ میں نے ان کے اور محمد کے درمیان برادری قائم کردی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کررہے ہیں اور ان کے اور محمد کے درمیان برادری قائم کردی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کررہے ہیں اور ان کے اور محمد کے درمیان برادری قائم کردی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کررہے ہیں اور ان کا تحفظ کروہے ہیں ، اچھا اب دونوں افراد جاؤ اور تم ان کا تحفظ کروہے

چنانچہ دونوں فرشتے نازل ہوئے ، جبریل سرہانے کھڑے ہوئے اور میکائیل پائینتی اور دنوں نے کہنا شروع کیا ، مبارک

```
ہو مبارک ہو ابوطالب (ع) کے لال تمهارا مثل کون ہے کہ خدا تمهارے ذریعہ ملائکہ پر مباہات کررہاہے، اور راہ مدینہ میں
رسول اکرم پر یہ آیت کریمہ نازل کردی " من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ " بقرہ
207
اسدالغابم)
4
ص
98
العمدة ،
239
/
367
تذكرة الخواص،
35
شاہد التنزیل ،
1
ص
123
/
132
ارشا د القلوب ص ،
224
ينابيع المودة ،
1
ص
274
/
3
الصراط المستقيم
ص
174
تنبيم الخواطر،
ص
173
)_
```

https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%A7%D9%88%D9%84-%D8%A7%DB%8C%D8%AB%D8%A7%D8%B1